آرام و سکون

سید امتیاز علی تاج

(1900ء۔۔۔۔1970ء)

ابتدائی حالات:

سید امتیاز علی تاج لاہور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولویممتاز کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔ امتیاز علی تاج نے سینٹرل ماڈل سکول لاہور گورنمنٹ سکول لاہور سے تعلیم حاصل کی مجلس اِس طرح ترقی ادب لاہور کے سیکریٹری بھی رہے ہے۔ اپریل ۱۹۷۰ میں ان کو نامعلوم شخص نے قتل کردیا۔

اسلوب نگارش:

امتیاز علی تاج کے ڈراموں میں تمام لسانی خوبیاں موجود ہیں۔ ان کی تحریر سادہ اور بے تکلف ہے۔ وہ الفاظ کا استعمال بڑے سلیقے سے کرتے ہیں اور معمولی الفاظ کو بھی اتنی خوش اسلوبی سے استعمال کرتے ہیں کہ وہ قاری کے ذہن پر گہرا اثر مرتب کرتے ہیں۔ ان کے ڈراموں کی زبان سلیس اور رواں ہے۔

مکالمہ نگاری:

امتیاز علی تاج کے ڈراموں میں چستی ، برجستگی اور بے ساختگی ملتی ہے۔ کسی ڈرامے کی کامیابی کا دارومدار اس کے مکالموں پر ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے مکالمہ نگاری کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ ان کے ہاں جذبات نگاری کی ایسی حسین مثالیں ملتی ہیں جو اردو کے ڈرامائی ادب میں بہت کم دستیاب ہیں۔

ان کا ایک معروف ڈرامہ" آرام و سکون" اس کی واضح مثال ہے کہ ان کے مزاج میں کہیں کوئی تکلیف نظر نہیں آتی بس انہوں نے معمول کے واقعات اور کرداروں کے سیدھے سادے مکالمہ سے مزاح پیدا کیا ہے۔

تصانیف:

اپنے زمانہ طالب علمی میں منفرد انگریزی ڈراموں کے تراجم کرکے اسٹیج پر پیش کیے۔ ۱۹۳۲ میں مشہور ڈرامہ" انارکلی" لکھا ان کے مزاحیہ اسکیچ "چچا چکھن" کے نام سے شائع ہوئے اور بہت مقبول ہوئے۔ رسالہ" تہذیب نسواں" اور" پھول" کے مدیر رہے ریڈیو پروگرام" پاکستان ہمارا ہے" شروع کیا اور ریڈیو کے لیے درجنوں ڈرامے اور فیچر لکھے۔ بہت سی فلمیں کہانیاں بھی ان کی تحریر کردہ ہیں۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تردد	فکر،پریشانی	حرارت	گرمی
علیل	بیمار	مقوی	قوت دینے والا
نامراد	بدنصیب، محروم	نصیبِ دشمناں	دشمنوں کا نصیب
نغمہ سرائی	گیت گانا	چپکا	خاموش
جھونک دونگی	جلادوں گی	اللہ مارا	بخت مارا

زچ ہوکر	تنگ آکر	برجستگی	بے تکلفی
نامراد	منحوس	کھٹ پٹ	لڑائی جھگڑا
بین السطور	سطروں کے درمیان	اوں ہوں	کراہنے کی آواز
بدن ٹوٹنا	جسم درد ہونا	ہاتھ دھو بیٹھنا	محروم ہوجانا
بخشو	معاف کرنا	طرح دینا	ڈھیل دینا
سرجھکانے کی فرصت نا ہونا	بہت مصرف ہونا	بوکھلانا	گھبران

سبق کا خلاصہ:

مصنف امتیاز علی تاج میں سبق میں نہایت دلچسپ انداز میں ایک صاحب کھانا کا تذکرہ کیا ہے۔ اشفاق صاحبایک دفتر میں کام کرتے ہیں۔ مسلسل کہ عمر مناسب آرام نہ ملنے کی وجہ سے بیمار پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی بیگم صاجبہ کو بتایا کہ مسلسل اور زیادہ کام کی وجہ سے بخار ہوا ہے۔ صاحب کو دبا کے ساتھ آرام کی بہت ضرورت ہے انکی خوراک کے بارے میں بھی لکھ رہا ہوں ۔بیگم صاجبہ ساری گفتگو سن کرڈاکٹر صاحب کو تسلی دلاتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں ان کی خوراک اور ان کے آرام و سکون کا ہر ممکن خیال رکھوں گی ان کے آرام و سکون کا مکمل خیال رکھو گے۔

ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد بیگم صاجبہ اپنے شوہر کو آرام کرنے کی بار بار تلقین کرتی ہے۔ مگر خود ذرا برابر اس بات پر عمل نہیں کرتی۔ کبھی کھانے کا پوچھتی ہے تو کبھی بے تکی بحث شروع کر دیتی ہے۔ نوکر کونسی آواز سے ڈانٹتی ہے۔ سقا پانی لے کر تھوڑی دیر سے پہنچتا ہے تو اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہے ہر ایک اونچی آواز سے ڈانٹ ہے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہوتی ہے۔ کہ تم لوگ میاں کو آرام نہیں کرنے دیتے میاں بے تکی باتیں اور شور سن کر کراہ رہا ہوتا ہے بیگم صاجبہ کو اس کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا اسی دوران فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ اشفاق صاحب کے کمرے میں کوئی نہیں ہوتا مجبور انہیں خود سننا پڑتا ہے کوئی خاتون ان سے بات کر رہی ہیں میاں مشکل سے یہکہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ بعد میں کسی وقت بات کر لینا جب بیوی کو ٹیلیفون کا علم ہوتا ہے تو اپنے خاوند سے لڑنا شروع کر دیتی ہے کہ کس کا فون تھا اس کا نام کیوں نہیں پوچھا پوچھنا تھا کوئی گناہ تو نہیں ہونا تھا پتہ نہیں کونسی کیا ضرورت تھی یہ بحث ختم ہوئی تھی کہ پڑوسیوں کے صاحبزادے نے ہارمونیم بجانا شروع کر دیامیں عاشور کی وجہ سے پھر تنگ آتا ہے اور پڑوسیوں کے نام بیوی کو خط لکھنے کو کہتا ہے بیوی خط لکھنا شروع کرتی ہے تو بچہ زور سے رونا شروع کر دیتا ہے اسی دوران نوکر 52 دستے میں ریٹھے کوٹنا شروع کر دیتا ہے میاں درد اور بے آرامی کی وجہ سے ہائے ہائے چلانے لگتا ہے اسی دوران ان 52 دستے کی دھمک کے اندر فقیر کی صدا شامل ہوجاتی ہے میاں ہائے توبہ توبہ ہائے کی آوازیں نکالتے ہوئے کہتا ہے کہ میری ٹوپی اور شیروانی دو بیُ۔ بھی حیران ہو کر پوچھتی کہاں جانا ہے میاں کہتا ہے آرام و سکون کے لیے دفتر چلاجا ہوں۔

مرکزی خیال:

میاں کام کی ذیادتی اور گھر میں شوروغل کی وجہ سے علیل ہے۔ڈاکٹر آرام وسکون کا مشورہ دیتا ہے۔ لیکن بیوی باتونی اور لڑاکا ہے۔ اس لیے میاں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا۔ وہ اکتا کر اپنے دفتر کی راہ لیتا ہے۔گویا اس کے خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جا سکتا ہے۔

Page 6 / 6

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: گھر میں بہرے بستے ہیں جو کمبخت زور سے کنڈی کھٹکھٹاتا ہے؟ اللہ ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تاکید کر رکھی ہے کہ شور غل نہ ہونے پائے اور اس سے کھو یہی وقت ہے، پانی لانے کا۔ اچھی خاصی دوپہر ہونے کو آگئی ہے کل سے اتنی دیر میں آیا تو نوکری سے الگ کر دو گی۔ میں نامراد کو بیسیوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔ کان پر جوں نہیں رینگتی۔

حوالہ متن: **مصنف کا نام:** امتیاز علی تاج

سبق کا عنوان: آرام و سکون

حل لغت: کم بخت: بد نصیب۔ اللہ مارے: بد بخت۔ تاکید کرنا: زور سے کہنا۔ الگ کر دینا: نکال دینا۔
نامراد: بد نصیب۔ بیسیوں مرتبہ: کئی بار۔ کان پر جوں نہیں رینگتی: اثر نہیں ہوتا۔

سیاق و سباق:

اشفاق صاحب ایک دفتر میں کام کرتے ہیں۔ مسلسل کام اور مناسب نام نہ ملنے کی وجہ سے بیمار پر جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ مسلسل اور زیادہ کام کی وجہ سے بخار ہوا ہے صاحب کو دوا کے ساتھ ساتھ آرام کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ انکی خوراک کے بارے میں بھی بتا رہا ہوں۔ بیگم صاحبہ

Urdu

اپنے شوہر کو آرام کرنے کی بار بار تلقین کرتی ہیں مگر ذرا برابر اس بات پر عمل نہیں کرتی کبھی کھانے کا پوچھتی ہے تو کبھی بے تکی بحث شروع کر دیتی ہے نوکر کو اونچی آواز سے ڈانٹتی ہے۔ سقا پانی لے کر تھوڑی دیر سے پہنچتا ہے تو اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہیں۔ ہر ایک کو اونچی آواز سے ڈانٹتی ہے اور ساتھ یہ بھی کہہ رہی ہوتی ہے کہ تم لوگ میاں کو آرام نہیں کرنے دیتے میاں بے تکی باتیں اور شور سُن کر کراہ رہا ہوتا ہے۔ بیگم صاحبہ کو اس کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر آرام اور سکون کا مشورہ دیتا ہے لیکن بیوی باتونی اور لڑاتا ہے اس لیے میاں کو گھر میں بیوی کے رویے کی وجہ سے کوئی آرام میسر نہیں آتا وہ اکتا کر اپنے دفتر کی راہ لیتا ہے گویا اس کا خیال ہے کہ ایسے گھر کی نسبت تو دفتر میں علیحدہ بیٹھ کر آرام کیا جا سکتا ہے۔

تشریح:

مصنف کہتا ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب میاں جی کا معائنہ کرنے کے بعد ضروری ہدایات دے کر چلا جاتا ہے تو بعد میں میاں بیوی کے درمیان کچھ غیر ضروری گفتگو جاری رہتی ہے۔ اسی دوران سقا آتا ہے اور اپنی پوری قوت سے دروازہ پیٹتا ہے۔ بیوی چلا کر کہتی ہے کہ کیا اس گھر میں بہرے بستے ہیں۔ گستاخ جو اتنی زور سے دروازہ پیٹ رہے ہو۔ کمبخت کو ذرا خیال نہیں کے گھر میں کوئی مریض ہے حالانکہ ڈاکٹر صاحب نے پرزور تاکید کی ہے کہ گھر میں مکمل طور پر سکون ہونا چاہیے تاکہ میاں کی طبیعت جلد بحال ہو جائے۔ بیوی سقے کو مزید ڈانٹتے ہوئے کہتی ہے کہ اتنی دیر سے کیوں آئے ہو اب تو دوپہر ہونے والی ہے کل سے اتنی دیر سے آئے تو نوکری سے نکال دوں گی بد بخت کو کئی بار کہا ہے کہ وقت پر کام کیا کرو، مگر اس پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔

حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

1۔ روزانہ آرام و سکون نہ کیا جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔؟

جواب۔ ہر روز آرام و سکون کے لیے وقت نہ نکالا جائے تو پھر انسان بیمار پڑجاتا ہے بہت زیادہ وقت نکالنے کی ضرورت پڑجاتی ہے۔

2۔ بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟

جواب۔ بیماری کے باوجود دنیا دفتر جانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے کہ آرام و سکون کر سکوں گا۔

3۔ اس ڈرامے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب۔ اس ڈرامے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں آرام و سکون کا خیال رکھنا چاہیے اگر کوئی گھر میں بیمار پڑ جائے تو اس بحران کو سکون کا خیال رکھنا گھر والوں کی ذمہ داری ہے۔

4۔ بہت زیادہ شور وغل بھی ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے شور کی آلودگی سے صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب۔ شور کی آلودگی انسانی نفسیات اور صحت پر گہرے منفی اثرات ڈالتی ہے اصحاب پر مضر اثر پڑتا ہے شور میں کام کرنے والے لوگوں کی قوت سماعت متاثر ہوتی ہے ذہنی تناؤ بہرہ پن سردرد اور بلند فشار خون بلڈ پریشر جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

5۔ صحت مند رہنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب۔ صحت مند رہنے کے لئے روحانی اور جسمانی پاکیزگی کا ہونا ضروری ہے سادہ خوراک اور مناسب ورزش انسان کی صحت کے لئے ضروری ہے ماحول کو صاف رکھنے سے بھی انسان صحت مند رہتا ہے۔

6۔ ہمسائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا ؟

جواب۔ ہمسائے کے صاحبزادے ہرمونیم اور گانے کا شوق فرما رہے تھے جس سے میاں کا سر پھٹا جا رہا تھا اس لئے انہوں نے اپنی بیگم سے کہا کہ انہیں خط کے ذریعے بتاؤ کہ میرے میاں بیمار ہیں اور انہیں مناسب آرام و سکون کی اشد ضرورت ہے۔

2۔ واحد کی جمع لکھیں۔

واحد	جمع
وقت	اوقات
ضرورت	ضروریات
غذا	اغذیہ
طبیعت	طبائع
ہدایت	ہدایات
ہمسایہ	ہمسائے

3۔ مذکر کے مونث لکھیں۔

جواب۔

مذکر	مونث
فقیر	فقیرنی
بچہ	بچی

ملازم	ملازمہ
شوہر	بیگم
میاں	بیوی

4۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کر کے لکھیں۔

جواب:(الف) میرے ابو دفتر سے واپس لوٹ آئے ہیں۔

میرے ابو دفتر سے لوٹ آئے ہیں۔ (درست جملہ)

(ب) ڈاکٹر نے مریض کو دوائی دی۔

ڈاکٹر نے مریض کو دوا دی۔ (درست جملہ)

(ج) میرے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔

میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ (درست جملہ)

(د) یہ بہت پرانا ہو چکا ہے۔

یہ بہت پرانی ہو چکی ہے۔ (درست جملہ)

(ہ) نوکر نے کمرے میں جھاڑو دیا۔

نوکر نے کمرے میں جھاڑو دی۔ (درست جملہ)

5۔ غلط اور درست بیانات کی (√) سے نشاندہی کریں۔

جواب:

(الف) انسان کو بہت زیادہ فکرمند نہیں رہنا چاہیے۔ درست غلط

(ب) شور وغل کا مریض پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ درست غلط

(ج) تھوڑا سا وقت آرام کے لیے ضرور نکالنا چاہیے۔ درست غلط

(د) ہمیں ماحول کو آلودہ نہیں کرنا چاہیے۔ درست غلط

(ہ) صرف تکان کی وجہ سے حرارت نہیں ہو سکتی۔ درست غلط

(و) دوا سے زیادہ آرام و سکون ضروری ہے۔ درست غلط

(ز) بغیر آرام کیے محنت کرتے چلے جانے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ درست غلط

(ح) غذا کے معاملے میں کسی احتیاط کی ضرورت نہیں۔ درست غلط

(ط) گرد و غبار سے صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ درست غلط

(ی) انسان کے لئے آرام و سکون بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کام۔ درست غلط

جوابات:

الف	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی
درست	غلط	درست	درست	غلط	درست	درست	غلط	درست	درست

6۔ اعراب لگائیں۔

جواب۔ تَرَدُّد۔ مُعَائنَہ۔ مُطلَق۔ شُورَغُل۔ تَقوِیَت۔ مُقَوِی۔

7۔ درست جواب پر نشان لگائیں۔

جواب۔ **(1)** سبق "آرام وسکون" کے مصنف کون ہیں؟

(الف) پریم چند (ب) سید امتیاز علی تاج

(ج) مولوی نذیر (د) مرزا ادیب

(2) ڈاکٹر کے مطابق میاں کو کیا بیماری تھی؟

(الف) شوگر (ب) دل کی بیماری

(ج) تھکان اور حرکت (د) سردرد

(3) میاں کتنے بجے دفتر جایا کرتا تھا؟

(الف) صبح 8 بجے (ب) شام 7 بجے

(ج) صبح 10 بجے (د) صبح 9 بجے

(4) سبق "آرام وسکون" میں گھریلو لازمہ کا کیا نام ہے؟

(الف) کلو (ب) بلو

(ج) للو (د) ٹلو

(5) میاں صاحب کا نام کیا تھا؟

(الف) اشتیاق (ب) مشتاق

(ج) اشفاق (د) اسحاق

(6) گھنٹی کسی نے میز سے اٹھا کر انگیٹھی پر رکھی تھی؟

(الف) بیوی نے (ب) میاں نے

(ج) للو نے (د) ننھے نے

(7) ملازم کیا چیز کوٹ رہا تھا؟

(الف) نمک (ب) مرچیں

(ج) ریٹھے (د) گرم مصالحہ

جوابات۔

1	2	3	4	5	6	7
ب	گ	گ	ب	ب	ج	ج

8۔ خالی جگہ پر کریں۔

جواب۔ (الف) تردد کی کوئی بات نہیں، میں نے اچھی طرح معاینہ کرکیا ہے۔

(ب) میرے خیال سے انہیں دواء سے زیادہ آرام وسکون کی ضرورت ہے۔

(ج) اتنا کام نا کیا کرو نصیب دشمناں صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

(د) جی نہیں ! دواء کی مطلق ضرورت نہیں۔

(ہ) مریض کے کمرے میں شوروغل نہیں ہونا چاہیے۔

(و) خاموشی اعصاب کو ایک طرح کی تقویت بخشتی ہے۔

(ز) اللہ جانے کون اللہ مارا میری چیزوں کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔

(ح) اللہ ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کوئی گھر میں بیمار ہوتا ہے۔

(ط) میں نامراد کو بیسیوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح صویرے ہو جایا کرے۔

(ی) کم بخت نے قسم کھا رکھی ہے کہ کبھی کوئی چیز ٹھکانے پر نہ رہنے دے گا۔

(س) بچارے کو سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی۔

(ص) صاحب زادے نے نغمہ سرائی نہ فرمائی تو دنیا کسی نہت بڑی نعمت سے محروم نہ ہو جائے گی۔